Islamic Studies

تاریخ: __/__/__

Part II

1.

2. اسلام میں توحید کے نظریے کی وضاحت کریں! انفرادی اور اجتماعی زندگی میں اسکی اہمیت بیان کریں۔

جواب:

تعارف

اسلام کے پانچ ارکان میں سے سب سے پہلا رکن "توحید" ہے۔ اس سے اسکی اہمیت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ انسانیت پر اسلام کا سب سے بڑا احسان عقیدہ توحید ہے۔ عقیدہ توحید سے مراد یہ ہے کہ اللہ کو ایک مانا جائے اور اسکے ساتھ کسی اور کو شریک نہ کیا جائے۔ اللہ کو ایک مانا جائے کہ وہی ساری کائنات کا خالق ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

ترجمہ: "کہہ دو کہ اللہ ایک ہے اللہ بے نیاز ہے نہ وہ کسی کی اولاد ہے اور نہ اسکی کوئی اولاد ہے اور اسکا کوئی ہمسر نہیں"۔

سورہ اخلاص

یعنی کہ توحید سے مراد ہے کہ

- اللہ تعالیٰ کو ایک ماننا اور اس پر پختہ یقین رکھنا اور زبان سے اسکا اقرار

کرنا۔

- اللہ ایک ہے اسکا کوئی شریک نہیں۔
- اللہ ساری کائنات کا خالق اور مالک ہے۔
- اللہ ہی ساری مخلوق کو رزق دیتا ہے۔
- ساری مخلوق اللہ کی محتاج ہے اور وہ کسی کا محتاج نہیں۔

کتاب "سیرت النبی" میں مولانا شبلی نعمانی لکھتے ہیں کہ "توحید اسلام کا پہلا سبق ہے"

عقیدہ توحید کی اقسام

عقیدہ توحید کی اقسام مندرجہ ذیل ہیں:

(1) توحید فی الذات (2) توحید فی الصفات (3) توحید فی الفعال

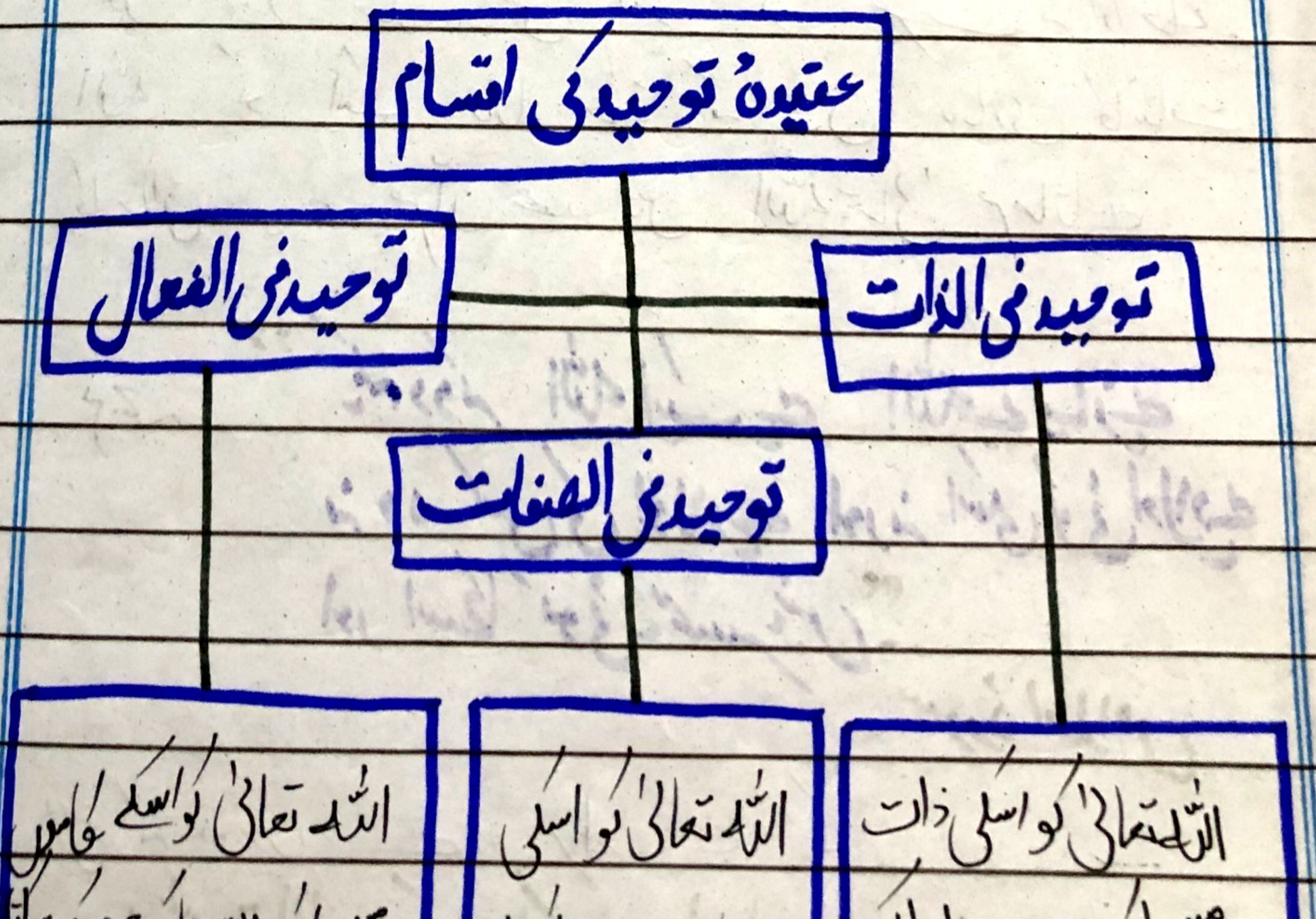

توحید فی الذات

توحید فی الذات سے مراد اللہ کو اسکی ذات میں ایک ماننا اور اسکے ساتھ کسی اور کو شریک نہ ٹھہرانا۔

توحید فی الصفات

توحید فی الصفات سے مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ کو اسکی صفات میں ایک ماننا۔ یعنی جو صفات اللہ تعالیٰ کی ہے وہ مکمل ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنی صفات میں کامل ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتے ہیں کہ:

"میں نے جو چیز بھی بنائی ہے وہ ایک مکمل حالت میں بنائی ہے"۔

سورۂ سجدہ آیت نمبر 7

اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام اللہ تعالیٰ کی ہر صفت کو بیان کرتے ہیں۔

توحید فی الافعال

یعنی اللہ تعالیٰ اپنے کام مکمل طریقے سے سرانجام دیتا ہے اور جو کام اللہ تعالیٰ کر سکتا ہے وہ اور کوئی نہیں کر سکتا۔ اور اللہ تعالیٰ جو کام کرتا ہے وہ بالکل مکمل ہوتا ہے اور اسمیں کام میں کسی

قسم کی کوئی کمی نہیں رہتی۔

عقیدہ توحید کی انسانی زندگی میں اہمیت

عقیدۂ توحید کی انسانی زندگی میں بہت اہمیت اور اثرات ہیں۔ ان میں سے چند مندرجہ ذیل ہیں

آزادی دیتا ہے اور شرک سے روکتا ہے:

عقیدۂ توحید انسان کو شرک سے روکتا ہے اور انسان کو آزادی دیتا ہے۔ اسلام سے پہلے لوگ آگ، پانی اور ایسی بہت سی چیزوں کی پوجا کرتے تھے اور ان سے ڈرتے تھے۔ اسلام نے انسان کو بتایا ہے کہ وہ **اشرف المخلوقات** ہے اور اسے کسی سے ڈرنے کی اور پوجا کرنے کی ضرورت نہیں سوائے اللہ کی ذات پر یقین رکھنے کے۔

انسان کو زندگی کی اُمید دلاتا ہے:

عقیدۂ توحید انسان کو زندگی کی اُمید دلاتا ہے کہ اس کائنات کا خالق اور مالک صرف اللہ ہے اور کوئی اور چیز اسکو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ صرف اللہ کی ذات ہر چیز پر قدرت رکھتی ہے۔

إِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

"بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے"

عزتِ نفس:

توحید انسان کے اندر عزتِ نفس پیدا کرتی ہے۔ کہ جب اللہ ہر چیز پر قادر ہے تو انسان کو کسی دوسرے انسان یا کسی اور کے سامنے جھکنے کی ضرورت نہیں ہے۔

وسعت نظری:

جب انسان اللہ کی صفات کو دیکھتا ہے کہ وہ کتنی وسیع ہیں اور کسی ہر چیز اسکے حکم کے مطابق چلتی ہے کائنات کی ہر چیز اسکے حکم سے ایک مقررہ دائرے میں چل رہی ہے تو اسطرح عقیدہ توحید پر ایمان رکھنے والا شخص کبھی تنگ نظری کا شکار نہیں ہو سکتا۔

اور کائنات کی ہر چیز ایک خاص دائرے میں گھوم رہی ہے۔ نہ سورج کی یہ مجال ہے کہ وہ چاند کو جا پکڑے اور نہ چاند سورج کو پکڑ سکتا ہے اور

تاریخ: ___/___/___

سب اپنے اپنے مقررہ دائرے میں تیر رہے ہیں۔

عقیدۂ توحید اور اجتماعی زندگی

توحید کی امانت سینوں میں ہے ہمارے
آساں نہیں مٹانا نام و نشاں ہمارا

عقیدۂ توحید

کا اجتماعی زندگی پر بھی گہرا اثر پڑتا ہے۔ اقوام عالم میں ہر قوم ایک دوسرے سے رنگ و نسل کی بنیاد پر جدا جدا ہے۔ ان کے خدا بھی الگ الگ ہیں۔ اس طرح ان میں اتحاد کے لیے کوئی مشترک رشتہ موجود نہیں۔ عقیدۂ توحید کے سوا باقی کوئی رشتہ انسان کو جوڑ کر نہیں رکھتا۔ عقیدۂ توحید انسان کو رنگ و نسل سے نکال کر ایک اللہ کے نام پر اکٹھا رکھتا ہے۔ اسطرح عقیدۂ توحید انسانی زندگی کے مختلف پہلوؤں میں اپنا کردار ادا کرتا ہے خواہ وہ انفرادی زندگی ہو یا اجتماعی زندگی۔ عقیدۂ توحید کی اہمیت سے انکار نہیں ہو سکتا۔

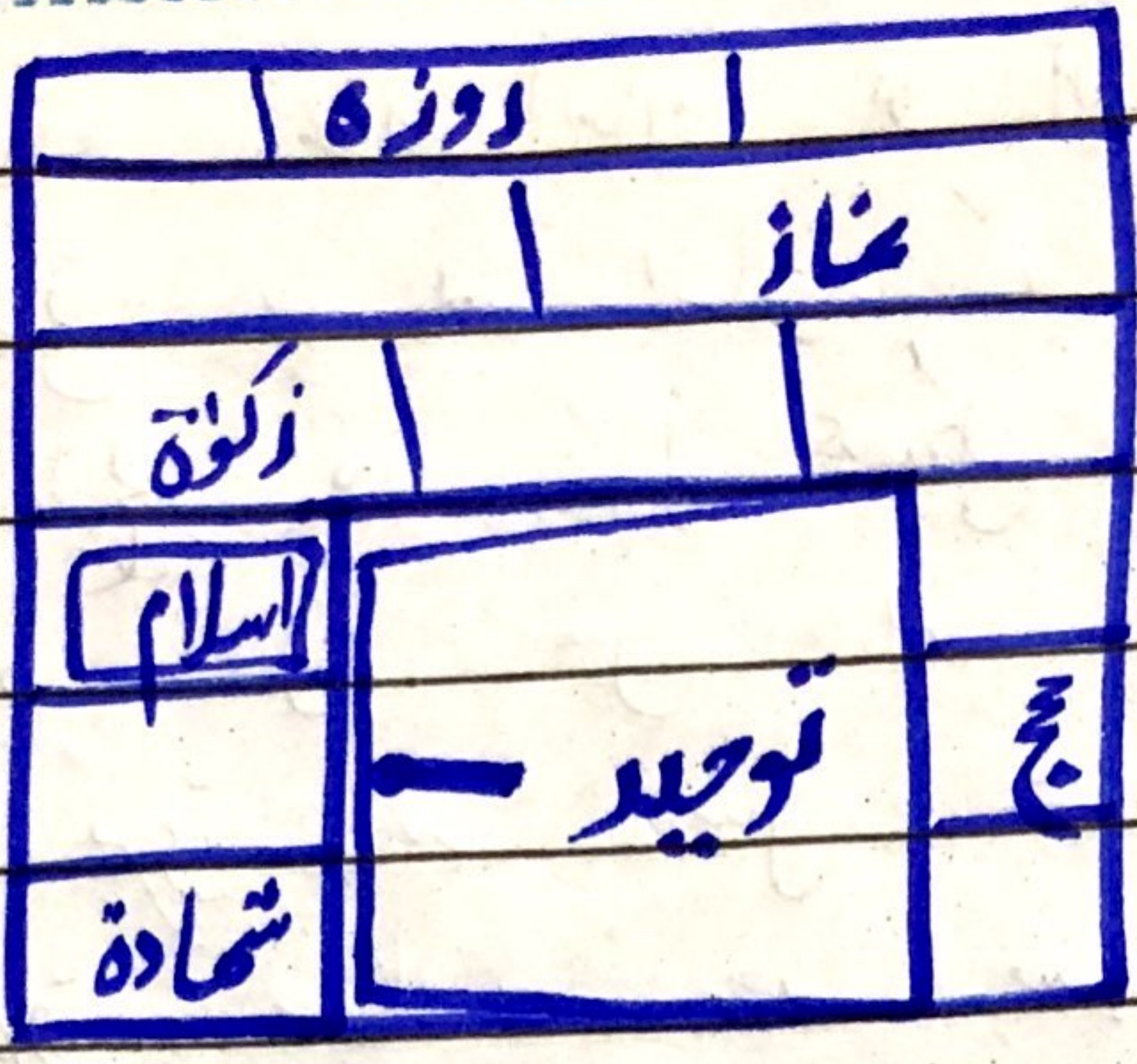

اسلام ایک عمارت کی مانند ہے اور اس میں داخل ہونے کا دروازہ "توحید" ہے۔

سوال نمبر ۶:

نماز اسلام میں عبادت کا بنیادی ستون ہے۔ اس کے سماجی، اخلاقی اور روحانی اثرات کا تجزیہ کریں۔

جواب:

تعارف

نماز کے لفظی معنی ہیں **"دعا کرنا"** اور اصطلاحی معنی ہیں **"التجا کرنا"**۔

نماز **2 ہجری** میں فرض ہوئی۔ نماز اسلام کے پانچ بنیادی ارکان میں سے ایک ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے بار بار نماز کا حکم دیا ہے۔ اور آپ ﷺ نے بھی مسلمانوں کو بار بار نماز کی پابندی کرنے

کا کہنا ہے۔ نماز انسان کو اللہ کے قریب لے کر جاتی ہے اور انسان کے دل سے دنیا کی لالچ کو نکال پھینکتی ہے۔ نماز مسلمانوں کو دن میں بار بار مسجد میں اکٹھا کرتی ہے جس سے امیر اور غریب کا فرق مٹتا ہے جب سب ایک ہی مسجد میں ایک ہی صف میں کھڑے ہو کر نماز ادا کرتے ہیں۔ نماز انسان میں بھائی چارہ پیدا کرتی ہے۔ جب ایک مسلمان دن میں پانچ بار اپنے مسلمان بھائیوں سے ملتا ہے تو ان سے اپنے دکھ سکھ بانٹتا ہے، سلام کرتا ہے اللہ کی بڑائی بیان کرتا ہے تو اسکے دل کا بوجھ ہلکا ہو جاتا ہے۔ نماز انسان کو طہارت اور پاکیزگی کی طرف لے کر جاتی ہے۔ نماز کے بے شمار فوائد ہیں جو انسان کی زندگی کو آسان کرتے ہیں اور اسے اللہ اور اسکے رسول ﷺ کے قریب کرتے ہیں۔

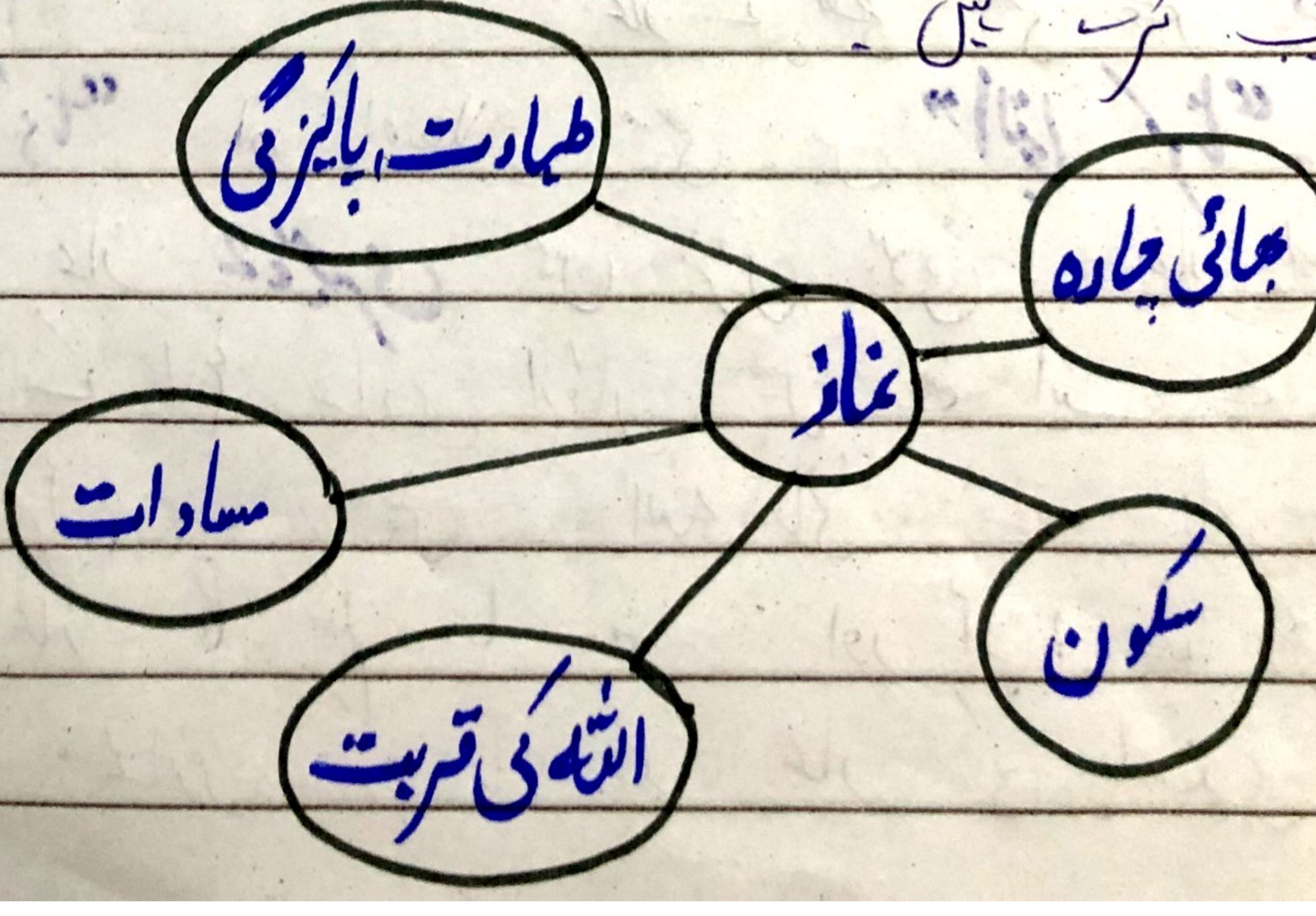

نماز کے روحانی اثرات

نماز کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ آپؐ نے فرمایا:

"مومن اور کافر کے درمیان فرق کرنے والی چیز نماز ہے"۔

مومن اور کافر میں فرق

اسطرح نماز مومن اور کافر میں فرق کرتی ہے۔ مومن دن میں پانچ مرتبہ اللہ کے حضور سر جھکاتا ہے۔ اسکے آگے التجا کرتا ہے۔ اپنے گناہوں کی معافی مانگتا ہے۔ خود کو خدا کے سامنے بےبس ظاہر کرتا ہے اور اللہ کی خوشنودی حاصل کرتا ہے۔

اللہ کی قربت

جب انسان نماز پڑھتا ہے۔ اُسے اللہ کی قربت حاصل ہوتی ہے۔ اس سے انسان کو ذہنی سکون ملتا ہے۔ اسطرح بندہ خود کو کبھی اکیلا نہیں سمجھتا بلکہ اللہ کے ساتھ ہونے کا احساس انسان کو مضبوط بناتا ہے اور وہ ہر مشکل سے مشکل کام بھی

آسانی سے کرتا چلا جاتا ہے۔ جب انسان وضو کر کے اللہ کے حضور سر بسجدہ ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ کو بھی اس پر پیار آتا ہے اور وہ اسے نوازتا چلا جاتا ہے۔
اسطرح انسان کو اللہ کی قربت بھی حاصل ہوتی ہے اور وہ خود کو اللہ کے قریب سمجھتا ہے۔
ارشاد ربانی ہے :

"میں تمہاری شہ رگ سے
بھی زیادہ قریب ہوں"۔

نماز کے اخلاقی اثرات :

برائی سے روکتی ہے اور نیکی کی طرف راغب کرتی ہے :

نماز انسان کو برائی سے روکتی ہے اور نیکی کی طرف لے جاتی ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

"بے شک نماز انسان
کو برائی کے کاموں سے
روکتی ہے"

سورۃ العنکبوت آیت نمبر ۶۵

نماز انسان کو برائی اور بے حیائی کے کاموں سے روکتی ہے۔ بے حیائی سے مراد تمام وہ کام جو انسان

کی روح سے جڑے ہیں۔ مثلاً حسد، تکبر، بغض وغیرہ۔

برائی سے مراد وہ گناہ ہیں جو انسان کے جسم سے جڑے ہیں مثلاً **جھوٹ بولنا، ڈاکہ ڈالنا** وغیرہ۔

نماز کے سماجی اثرات

نماز کے مندرجہ ذیل سماجی اثرات ہیں:

1. مساوات اور برابری

جب انسان نماز کے لیے ایک ہی صف میں کھڑا ہوتا ہے باقی انسانوں کے ساتھ تو اسطرح امیر، غریب، گورے، کالے کا فرق مٹ جاتا ہے اور برابری کا احساس پیدا ہوتا ہے۔

ایک ہی صف میں کھڑے ہوگئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا نہ کوئی بندہ نواز

2. معاشرے میں برائی کا خاتمہ

نماز معاشرے میں برائی کا خاتمہ کرتی ہے۔ جب انسان کوئی غلط کام کرنے لگتا ہے تو اسکے دل میں یہ بات

تاریخ ___/___/___

آتی ہے کہ اگر ابھی میں یہ غلط
کام کروں گا تو اللہ تعالیٰ کے سامنے جاؤں
گا تو کیا منہ دکھاؤں گا۔ اس طرح وہ
گناہ کرنے سے گریز کرتا ہے۔ اور معاشرے میں
چوری اور باقی کام برائیاں ختم ہو جاتی ہیں۔

خلاصہ بحث :

انسان کی زندگی میں نماز کی
بہت اہمیت ہے نماز انسان کو برائی سے
بچاتی ہے اور نیکی کی طرف راغب
کرتی ہے۔ نماز دین کا ستون ہے جس
سے اور دین کی عمارت کھڑی ہے۔ نماز انسانوں
کے درمیان برابری کا تصور پیدا کرتی ہے۔
نماز سے انسان کے دل کو سکون ملتا ہے۔ اور
نماز سے انسان کو اللہ تعالیٰ کی قربت حاصل
ہوتی ہے۔ اور نماز مشکل وقت میں انسان کو حوصلہ اور
اُمید دلاتی ہے۔ ارشادِ ربانی ہے:

"جب بھی مشکل وقت آئے
صبر اور نماز سے کام لو"۔

سورۃ بقرہ
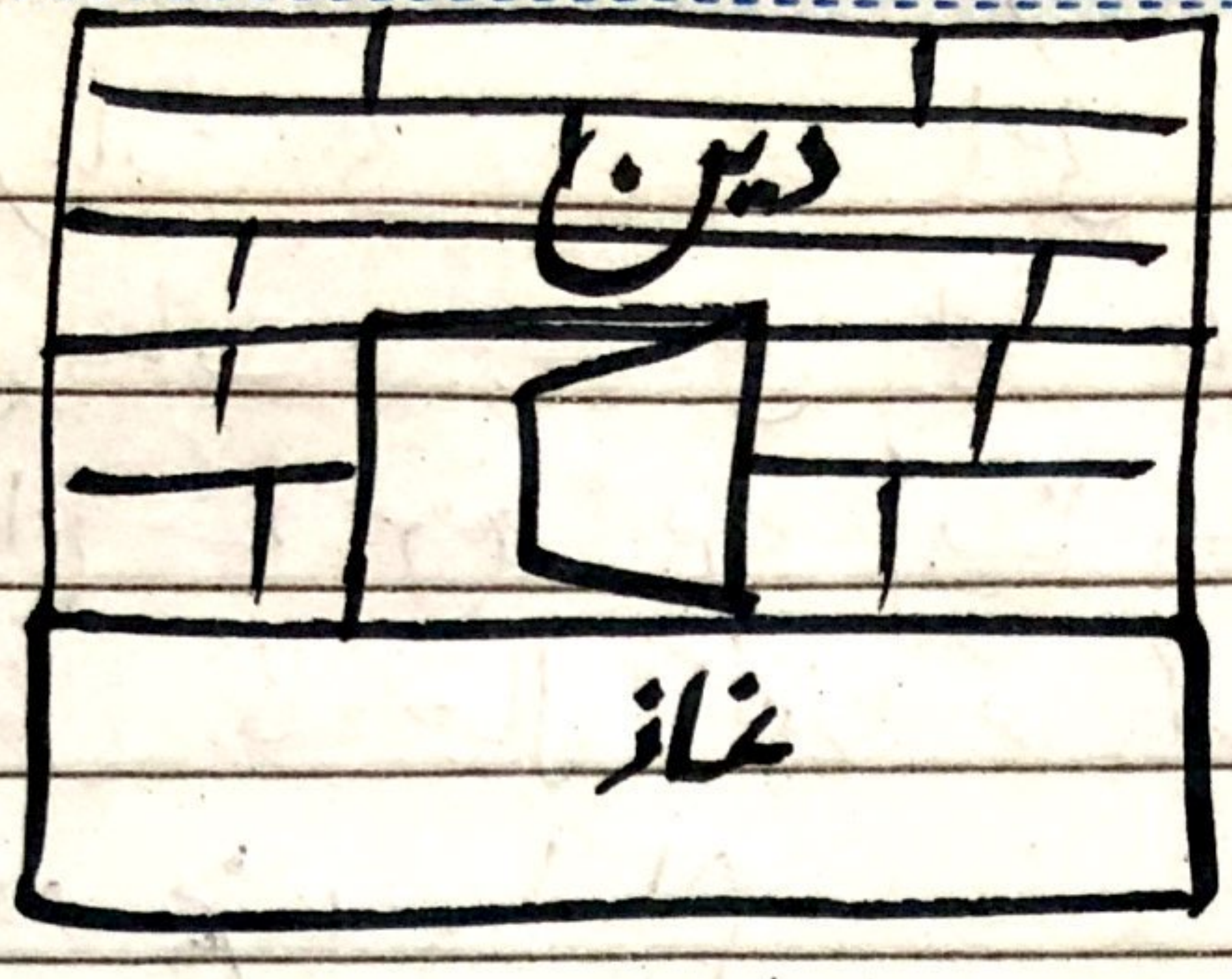
سوال نمبر ۲:

اسلام میں خواتین کے مقام اور کردار پر بحث کریں۔ اسلام زندگی کے مختلف شعبوں میں ان کے حقوق کو کس طرح یقینی بناتا ہے وضاحت کریں۔

جواب:

تعارف

اسلام کی آمد سے پہلے دنیا میں عورتوں کے ساتھ بہت برا سلوک کیا جاتا تھا۔ بچیوں کو زندہ درگور کر دیا جاتا اور عورت کو ایک انتہائی حقیر چیز تسلیم کیا جاتا تھا۔ لیکن اسلام کی آمد نے یہ جہالت کا اندھیرا مٹایا اور انسانیت کو روشنی کی راہ دکھائی۔ مرد اور عورت کو بتایا کہ کوئی کسی سے برتر نہیں ہے۔ بلکہ اللہ نے سب کو برابر پیدا کیا ہے۔ اور مرد کو حکم دیا ہے کہ وہ عورت کا خیال رکھے۔ عورتوں کے حقوق پر اسلام نے بڑھ چڑھ

کر بات کی ہے اسکی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ خطبہ حجتہ الوداع کے موضوع پر آپ ﷺ نے مسلمانوں کو عورتوں کا خیال رکھنے کو کہا اور اس بات پر زور پڑے۔ اسلام نے عورت کو جائیداد، سیاست، نکاح، حق مہر غرض زندگی کے ہر شعبے میں مقام دیا ہے۔

اسلام میں خواتین کے حقوق

اسلام نے عورت کو مندرجہ ذیل حقوق دیے ہیں:

عورت کے معاشی اور معاشرتی حقوق

1. حق مہر:

اسلام نے عورت کو حق مہر دیا ہے یہ وہ رقم ہے جو نکاح کے وقت لڑکا اور لڑکی کے درمیان طے پاتی ہے۔ اب یہ عورت کی مرضی ہوتی وہ چاہے تو اپنے شوہر کو حق مہر معاف بھی کر سکتی ہے۔ لیکن اسلام نے عورت کو حق مہر دیا ہے۔

2. عورت کا سیاسی کردار:

اسلام میں عورت کا کردار صرف خاندان یا معاشرے تک ہی محدود

نہیں بلکہ اہلیت کی بنیاد پر عورت کو سیاسی سطح پر بھی کردار دیا گیا ہے۔ قرآن میں معاشرے میں ذمہ داریوں کا ذکر کرتے ہوئے مرد و خواتین دونوں کو برابر اہمیت دی گئی ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

"اور اہل ایمان مرد اور عورتیں ایک دوسرے کے رفیق و مددگار ہیں، وہ اچھی باتوں کا حکم دیتے ہیں اور بری باتوں سے روکتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور اللہ اور اسکے رسول کی اطاعت بجا لاتے ہیں، ان لوگوں پر عنقریب اللہ رحم فرمائے گا۔"

سورۃ التوبہ

میراث کا حق

اسلام میں عورت کو جائیداد میں بھی حق دیا گیا۔ اگر بیٹی ہے تو اسکو بیٹے کے حصے سے آدھا حصہ ملے گا اور یہ اس لیے کہ جب وہ شادی کر کے جائے گی تو اسکے خاوند کو اسکے اپنے والدین کی طرف سے بھی تو جائیداد میں حصہ ملے گا۔ اسی طرح بیوی کا 1/8 آٹھواں حصہ شوہر کی جائیداد میں ہے۔

تاریخ ___/___/___

عورت کے قانونی حقوق

1. خلع کا حق:

اسلام میں عورت کو اگر اسکا شوہر تنگ کر دیا ہو اور کسی طرح مجبور بھی نہ دیا ہو کہ اس سے نجات پانے کے لیے خلع کا حق دیا گیا ہے۔

2. گواہی کا حق:

اسلام سے پہلے عورت کو گواہی کا کوئی حق نہیں تھا۔ اسلام کے آنے کے بعد عورت کو گواہی کا حق دیا گیا۔ اسلام میں عورت عدالت جا کر کسی کے حق میں یا کسی کے بھی خلاف گواہی دے سکتی ہے اور یہ حق اسلام نے عورت کو دیا ہے۔

اسلام میں خواتین کی عظمت کی اسلامی تاریخ سے مثالیں

اسلام کی تاریخ میں ایسی مثالیں موجود ہیں کہ اگر عورت نے کسی چیز میں سبقت لے جانی چاہی تو پھر اسے کوئی روک نہ سکا۔

★ حضرت ام حبیبہ

نے اپنے والد ابوسفیان کے ایمان لانے کا انتظار

ہیں کیا اور ان سے پہلے ہی ایمان لے آئیں۔

* حضرت عمر فاروقؓ اپنی بہن کی تلاوتِ قرآنِ پاک سُن کر ایمان لے آئے۔

* اُم کلثومؓ بنت عقبہ بن ابی معیط کے دل میں اسلام کی محبت گھر کر جاتی ہے۔ وہ ہجرت کر کے مدینہ آجاتی ہیں۔ ان کے گھر والے آپؐ کے پاس آتے کہ یہ پوچھے بغیر کیا گیا تو آپؐ انہیں واپس بھیجنے سے انکار کر دیتے ہیں۔ اسطرح جیسے اسلام نے مرد کو فیصلہ کرنے کا حق دیا ہے اسی طرح عورت کو بھی اپنے لئے فیصلہ کرنے کا حکم دیا ہے۔

خلاصہ بحث:

اسلام نے عورت کو وہ مقام اور مرتبہ دیا جو کوئی اور مذہب نہ دے سکا۔ اسلام نے عورت کو معاشی، معاشرتی اور قانونی معاملات میں حقوق فراہم کیے۔ اسلام نے عورت کو عزت دی اور اسے زندگی کے ہر شعبے میں حقوق فراہم کیے اور مرد کو عورت کا محافظ بنایا۔

سوالنمبر ۴: نوٹ لکھیں

۱

اسلام میں امن

اسلام ہمیں امن و سلامتی کا حکم دیتا ہے۔ اسلام ایک امن پسند دین ہے۔ اسلام انتشار پھیلانے سے روکتا ہے۔ اسلام امن اور بھائی چارے کا درس دیتا ہے۔ اسلام کی آمد سے پہلے عرب میں لوگ نشے اور شراب پینے کے بعد آپس میں لڑنے جھگڑنے لگتے تھے۔ اسلام نے انسان کو نشے سے ~~روکنے~~ پرہیز کرنے کا حکم دیا ہے۔ تاکہ معاشرے میں امن قائم رہے اور فساد جگہ نہ لے۔

اللہ تعالی نے انسانیت کے لیے آپؐ کو بطور پیغمبر امن و سلامتی بنا کر بھیجا ہے۔ اسطرح آپؐ نے اللہ نے دین کو پھیلایا اور انسانیت کو امن کا درس دیا۔

حضرت محمدؐ بحیثیت پیغمبرِ امن وسلامتی

• تعارف:

دنیا میں امن وسلامتی کی ضرورت ہر زمانے میں رہی ہے۔ مگر آپؐ کی ذات نے جس انداز میں انسانیت کو امن وسلامتی کا پیغام دیا ہے وہ بے مثال ہے۔ آپؐ کو اللہ تعالیٰ نے ایک ایسی قوم کی ہدایت کے لیے بھیجا جو جہالت، تشدد اور بے راہ روی میں مبتلا تھی۔ عرب کے معاشرے میں قتل وغارت، قبائلی جنگیں اور عدم برداشت کا دور دورہ تھا۔ ایسے ماحول میں آپؐ نے امن، محبت اور بھائی چارے کی تعلیم دی اور لوگوں کو ایک دوسرے کا احترام سکھایا۔ ریاستِ مدینہ سے بڑھ کر مثالی امن دنیا کی تاریخ میں اور کہیں نہیں ملتا۔ داعیِ امنؐ کا تعارف ہی اللہ تعالیٰ نے "رحمۃ للعالمین" کی صفت سے کروایا ہے، اللہ تعالیٰ خود اس پر گواہ ہے:

"ہم نے آپؐ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے"

آپؐ سے

پہلے کا عرب جس بدامنی کا شکار تھا اُسکی وجوہات واضح تھیں۔ دولت کا ارتکاز، قوم پرستی، مذہبی جبر، تعصب اور عدم رواداری نے ہر سطح پر انسانوں کو تباہ کر دیا تھا۔ ہادی عالمؐ کی بعثت اور آپؐ کے حسن تدبر، مساوات، معاشی عدل، انسانی حقوق کے تحفظ، خواتین کے احترام کے قانون کی حکمرانی نے دنیا کو امن کا تحفہ دیا۔ آپؐ کے بعد آج تک تاریخ میں ہزاروں جنگیں ہوئیں اور کئی مرتبہ دنیا کا امن غارت ہوا۔ آج ضرورت اس امر کی ہے کہ انسانیت بحیثیت مجموعی داعی امنؐ کے پیغام کو قبول کرے۔ مسلم معاشروں اور حکومتوں کی ذمہ داری اور زیادہ ہو جاتی ہے کہ وہ اسوہ رسولؐ کی روشنی میں امن کے قیام کے لیے اپنی پالیسیاں مرتب کریں۔

• امن کے لیے رسالت مآبؐ کے اقدامات

حضورؐ کے نزدیک سلامتی اور امن کے راستے ہی دراصل روشنی کے راستے اور صراطِ مستقیم ہیں۔ ان کے سوا تمام وہ راستے جو بدامنی، بے چینی، فتنہ و فساد، ظلم و جبر، زبردستی و زیادتی، خونریزی اور سفاکی

اور استحصال کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں
اندھیروں اور ظلمتوں کے راستے ہیں۔
حضورؐ نے فرمایا:
"اللہ امن و سلامتی کے قیام میں کچھ اسطرح تمہارا مددگار ہوگا کہ گھر کی چار دیواری میں زندگی گزارنے والی پردہ نشین خاتون تنہا کسی محافظ و معاون کے بغیر مدینہ سے الحمرا کا یا اس سے بھی لمبا سفر بلا تامل کر سکے گی۔ اور کوئی چور اور رہزن اسے غیر محفوظ نہ کر سکے گا۔"

• عقیدہ توحید کے ذریعے امن

امن و سلامتی کے قیام کی اس منزل تک پہنچنے کے لئے رسول اللہؐ نے سب سے انسانیت کو ایک اللہ کی طاقت کو تسلیم کرنے، اسی کی عبادت کرنے اور اسی کے قوانین و ضوابط پر عمل پیرا ہونے کا نظریہ دیا۔ کیونکہ یہی ایک راستہ ہے جس پر چل کر انسان بے شمار مصنوعی آقاؤں کے ظلم و ستم اور غلامی سے چھٹکارا پاسکتا تھا۔ آپؐ نے

اعلان کیا کہ اللہ فرماتا ہے:

"اے نبیؐ آپ فرما دیجیے کہ وہ اللہ ایک ہے اللہ بے نیاز ہے، نہ اسکی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے اور اسکا کوئی ہمسر نہیں ہے۔"

غرض آپؐ عقیدہ توحید کے تحت عرب کے اندر ایک ایسی جماعت تشکیل دینے میں کامیاب ہوئے جسکے ارکان خود بھی امن میں آگئے تھے اور دوسروں کو بھی فتنہ و فساد اور بدامنی پھیلانے سے روکنے میں کامیاب ہوئے۔ رسالت مآبؐ کا مقصد چونکہ پورے عالم میں امن کا قیام تھا اسلئے آپؐ نے امن و سلامتی کا پیغام روم و فارس، یمن، حبشہ اور دیگر سلطنتوں تک بھی پہنچایا۔ ان ممالک کے فرمانرواؤں کے نام آپ کے خطوط اسی مقصد کے لیے تھے۔

- **خاندان کی اصلاح کے ذریعے امن**

آپؐ نے انسانوں کے اندر دائمی امن کے قیام کے لیے یہ طریقہ استعمال فرمایا کہ ابتدائی طور پر ہر فرد کے ضمیر میں امن و سلامتی برپا کرنے کی کوشش کی۔ پھر میاں بیوی، والدین، اولاد اور رشتہ داروں کے باہمی حقوق

و فرائض کا تعین کر کے اس کا دائرہ کار ایک خاندان کے اندر تک پھیلا دیا۔ پھر ایک گروہ کے دوسرے گروہ، افراد کے حکومت اور ایک سلطنت کے دوسری سلطنتوں سے تعلقات کے ایسے اصول فرمائے کہ امن کا پھیلاؤ پورے عالم تک ہو جائے۔ عورتوں کے ساتھ ہونے والے ظلم و ستم اور جنس کی بنیاد پر عدم مساوات کے خاتمے کے لئے آپؐ نے لڑکی کی پیدائش کو رحمت قرار دیا۔ لڑکیوں پر ظلم کے حوالے سے قرآن میں ارشادِ ربانی ہے:

سورۃ النحل ۵۹-۵۸

"اور جب ان میں سے کسی کو لڑکی کی پیدائش کی خبر سنائی جاتی ہے تو اسکا چہرہ سیاہ ہو جاتا ہے اور وہ غصے سے بھر جاتا ہے، وہ لوگوں سے چھپتا پھرتا ہے اس بری خبر کی وجہ سے جو اسے سنائی گئی ہے، اب یہ سوچنے لگتا ہے کہ آیا اسے ذلت و رسوائی کے ساتھ زندہ رکھے یا اسے مٹی میں دبا دے یعنی زندہ درگور کر دے۔ خبردار کتنا برا فیصلہ ہے جو وہ کرتے ہیں۔"